

## 139554-بیماریوں اور وباوں سے بچاؤ کی دعائیں اور اذکار

### سوال

کیا قرآن مجید میں یا احادیث مبارکہ میں ایسی کوئی دعا ہے جو کہ وباً امراض اور بیماریوں سے بچاؤ کے لیے مفید ہو، مثلاً: (Swine Flu) سوائین فلوجوں غیرہ میں۔

### پسندیدہ جواب

اول:

سنن مظہرہ میں ایسی بہت سی احادیث ہیں جو مسلمان کو مسنون ایسے اذکار اور دعاوں پر پابندی کی ترغیب دلاتی ہیں جو انسان کو تکالیف، نقصان اور ہر قسم کی منفی سرگرمی سے محفوظ رکھ سکتی ہیں، ان دعاوں کے عموم میں مختلف قسم کی تمام بیماریاں اور وباً امراض شامل ہیں، ان میں سے چند احادیث درج ذیل ہیں:

1. عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی کہے: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا يَعْلَمُ مَعَنِّي شَيْءٌ مِّنِ الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ وَهُوَ شَيْخُ الْعِلَمِ»" [ترجمہ: اللہ کے نام سے میں پناہ حاصل کرتا ہوں جس کے نام سے کوئی بھی چیز آسمان یا زمین میں تکلیف نہیں پہنچاتی اور وہ سننے والا اور جانے والا ہے] جس نے یہ دعا بھی وقت تین بار پڑھی تو شام تک اسے کوئی بھی ناگماں آفت نہیں پہنچ گی۔"

اس حدیث کو ابو داود: (5088) اور ترمذی: (3388) نے روایت کیا ہے اور صحیح بھی قرار دیا ہے، تاہم ترمذی میں اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں: "جو شخص بھی یہ کلمات «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا يَعْلَمُ مَعَنِّي شَيْءٌ مِّنِ الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ وَهُوَ شَيْخُ الْعِلَمِ»" [ترجمہ: اللہ کے نام سے میں پناہ حاصل کرتا ہوں جس کے نام سے کوئی بھی چیز آسمان یا زمین میں تکلیف نہیں پہنچاتی اور وہ سننے والا اور جانے والا ہے] صح اور روزانہ شام کے وقت کہتا ہے تو کوئی بھی چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔"

2. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا: "اللہ کے رسول مجھے رات کو پنچھوکے کاٹنے کی وجہ سے بہت زیادہ تکلیف ہوئی" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم شام کے وقت کہہ دیتے کہ: «أَعُوذُ بِكَلَمَاتِ اللَّهِ الْأَنَّاتِ مِنْ شَرِّ النَّاسِ») [ترجمہ: میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی تمام تر مخلوقات کے شر سے] تو تمیں وہ نقصان نہ پہنچاتا) اس حدیث کو مسلم: (2709) نے روایت کیا ہے۔

3. عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ہم ایک شدید انہدھیری اور بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لیے نکلے کہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں تو ہم نے آپ کو تلاش کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملتے ہی کہا: (کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟) تو میں نے کوئی جواب نہیں دیا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کہو) تو میں نے کچھ نہ کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: (کہو) میں نے پھر بھی کچھ نہیں کہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سری بار فرمایا: (کہو) میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول میں کیا کوئی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم صح اور شام کے وقت کہا کرو: «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ») اور اس کے ساتھ سورت الفلق اور سورت الانس تین تین بار پڑھا کرو، یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی۔) اس حدیث کو ترمذی: (3575) اور ابو داود: (5082) نے روایت کیا ہے۔

علامہ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"تمام مخلوقات کے ہر قسم کے شر سے تحفظ اور عافیت پانے کے ساتھ ساتھ پر امن رہنے کے لیے انسان اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ صح اور شام تین تین بار اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور کہے: «أَعُوذُ بِكَلَمَاتِ اللَّهِ الْأَنَّاتِ مِنْ شَرِّ النَّاسِ»" [ترجمہ: میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی تمام تر مخلوقات کے شر سے] اس لیے کہ ایسی روایات ثابت ہیں جن میں ان الفاظ کو عافیت کا سبب قرار دیا گیا ہے، اسی طرح صح اور شام یہ الفاظ بھی پڑھے: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا يَعْلَمُ مَعَنِّي شَيْءٌ مِّنِ الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ وَهُوَ شَيْخُ الْعِلَمِ»" [ترجمہ: اللہ کے

نام سے میں پناہ حاصل کرتا ہوں جس کے نام سے کوئی بھی چیز آسمان یا زمین میں تکلیف نہیں پہنچاتی اور وہ سننے والا اور جانے والا ہے]؛ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جو شخص بھی صحیح کے وقت تین بار ان الفاظ کو پڑھے تو اس کو شام تک کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچاتی، اور جو شخص شام کے وقت پڑھ لے تو صحیح تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔

تو قرآن و سنت سے ثابت یہ تمام اذکار ہر قسم کی برائی، شر اور تکلیف سے تحفظ کا باعث ہیں۔

اس لیے ہر مومن مرد اور عورت کو ان اذکار کی مقررہ اوقات میں پابندی کرنی چاہیے، نہیں نہیں پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر مکمل اعتماد ہوا اور قلبی طور پر مطمئن بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو قائم رکھے ہوئے ہے، وہی ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے، اور ہر چیز پر قادر بھی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی پروردگار ہے، اسی کے ہاتھ میں نفع و نقصان کا کامل اختیار ہے، اور وہی ہر چیز کا مالک ہے۔

"نَّوْاْيٰ اَشْيَعُ بْنُ بَازٍ" (454/3)، (455)

1. اسی طرح سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح یا شام کے وقت ان کلمات کی پابندی کیا کرتے تھے: **«اَللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْغَفَّوْرَ الْعَافِيَةَ**" [ترجمہ: یا اللہ! میں تجوہ سے دنیا اور آخرت میں ہر طرح کی عافیت طلب کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں تجوہ سے اپنے دین، دنیا، اور اہل خانہ سمیت اپنی املاک کے متعلق بھی معافی اور عافیت کا درخواست گزار ہوں۔ یا اللہ! میرے عیوب چھپا دے۔ اور مجھے میرے خدشات و خطرات سے امن عطا فرما۔ یا اللہ! میرے آگے، میرے پیچے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرم۔ اور میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔]

اس حدیث کو ابو داود: (5074) اور ابن ماجہ: (3871) نے روایت کیا ہے، اور شیع البانیؒ نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے۔

اشیع ابو الحسن مبارکپوری رحمہ اللہ اس دعا کی شرح میں لکھتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: **«اَللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْغَفَّوْرَ الْعَافِيَةَ**" یعنی مطلب یہ ہے کہ: دینی امور میں آذناں نہیں اور دنیا وی سختیوں سے سلامتی اور تحفظ کا طلب گار ہوں۔ اس کا یہ معنی بھی یہاں کیا گیا ہے کہ ہر قسم کی بیماری اور بواہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری معنی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ: اللہ تعالیٰ ان بیماریوں میں بیتلانہ کرے، اور اگر کر بھی دے تو اس پر صبر کرنے اور اللہ کے فیصلوں پر سر تسلیم خم کرنے کی توفیق دے۔ لفظ "الغافیة" عربی زبان میں فعل "عافی" کا مصدر ہے یا اسم ہے، اس کا معنی بیان کرتے ہوئے صاحب القاموس لکھتے ہیں کہ: "عافیت: اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے تحفظ کو کہتے ہیں، چنانچہ عربی جملہ: **«عَافَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْمُخْرُوفِ عَفَاءً وَمَعَافَةً وَعَافِيَةً**" اس وقت کہا جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بیماریوں، بلاؤں اور تکالیف سے بچا لے، اس کا معنی عربی لفظ: "اعفاه" جیسا ہے۔"

نیز **«اَللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْغَفُورَ**" کا مطلب ہے: یا اللہ! میں تجوہ سے گناہوں کی معافی اور ان سے درگزدگار مطالیہ کرتا ہوں۔

**«وَالْعَافِيَةَ**" یعنی عیوب سے پاکی۔

"فِي دِينِي وَدُنْيَايِي" یعنی دینی اور دنیا وی تمام امور میں "ختم شد" مرعایۃ المفاتیح شرح مشکاة المصانع" (139/8)

1. سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں عموماً یہ الفاظ شامل ہوتے تھے کہ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَخَوْلَ نِعْمَتِكَ، وَفَجَاءَتِ نِعْمَتِكَ، وَخَوْلَ نِعْمَتِكَ» [ترجمہ: یا اللہ! میں تجوہ سے تیری نعمتوں کے زوال، تیری جانب سے عافیت کے خاتمے، تیری اچانک پھٹا اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں۔]  
اس حدیث کو امام مسلم: (2739) نے روایت کیا ہے۔

مناوی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:  
”حدیث میں مذکور: «وَخَوْلٌ» کا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز کسی دوسری چیز سے جدا ہو جائے؛ گویا کہ یہاں پر ہمیشہ کی عافیت اللہ تعالیٰ سے مانگی گئی ہے، اور ہمیشہ کی عافیت کا مطلب یہ ہے کہ بھی بھی بیماری اور تکلیفیں نہ پہنچیں۔“ ختم شد  
”فیض القدیر“ (140/2)

سنن ابو داود کے شارح علامہ عظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں:  
”حدیث میں «وَخَوْلُ الْعَافِيَةِ» کا مطلب یہ ہے کہ: صحت بیماری میں بدل جائے اور دولت غربت سے بدل جائے۔“ ختم شد  
”عون المعبود“ شرح سنن آبی داود“ (283/4)

1. سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُكَ مِنَ النَّبَرِ صِ وَانْجُونِي وَانْجُونَمْ وَمِنْ سَيْنَ الْأَنْسَقَامْ» [ترجمہ: اے اللہ! میں برص، پاگل پن، کوڑھ اور بری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔]  
اس حدیث کو امام احمد: (12592)، ابو داود: (1554) اور نسائی: (5493) نے روایت کیا ہے اور ابابنی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ طیبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:  
”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق طور پر بیماریوں سے پناہ نہیں مانگی؛ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کچھ بیماریوں کی تکلیف کم ہوتی ہے لیکن اس بیماری پر صبر کی بدولت ملنے والا جر بست زیادہ ہوتا ہے، اور وہ بیماریاں دائی بھی نہیں ہوتیں بلکہ عارضی ہوتی ہیں، جیسے کہ سخار، سر درد، اور آنکھ درد وغیرہ، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائی بیماریوں سے پناہ مانگی ہے؛ کیونکہ انسان دائی بیماری سے خود بھی تنگ آ جاتا ہے، اور دوست احباب بھی تنفس سے ہو جاتے ہیں، لوگ بات چیت اور علاج معاجے کے لیے بھی نہیں آتے اور انسان خود اپنے آپ سے بیزار ہو جاتا ہے۔“  
علامہ طیبی کی گفتگو عظیم آبادی رحمہ اللہ نے ابو داود کی شرح ”عون المعبود“ میں ذکر کی ہے۔

واللہ اعلم